The Late Rev.Maulavi Sultan Muhammad Khan Paul
Arabic Professor, Forman Christian College Lahore

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن يَأْتِيَهُمُ اللّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلآئِكَةُ
وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأمُورُ

(القرآن سورہ بقرہ ۲۱۰)

When the Son of Man comes in his glory, and all the angels
with him, he will sit on his throne in heavenly glory.
(Matthew 25:31)

Second Coming of Christ

A Tract for Muslim's Brethren

By
Sultan Muhammad Khan Paul

1929
Urdu
Oct.18.2005
www.muhammadanism.org

نزولِ مسیح

ہمارے آقا ومولا سیدنا مسیح کی دوسری آمد کے لئے نہ صرف عیسائی ہی ترستے ہیں بلکہ تمام جہان ۔ اورہمارے مسلمان بھائی تو سیدنا مسیح کی مبارک آمد کے لئے اس طرح منتظر ہیں جس طرح لوگ سخت گرمی اورباران رحمت کے انتظار میں آسمان کی جانب دست دعا اٹھاتے اورکمال عاجزی کے ساتھ آٹھ آٹھ آنسوبہا کے اورچلا چلا کر کہتے ہیں کہ یا الہیٰ بھیج بھیج اوربہت جلد بھیج ۔

دوسری آمد کا اثر

ناظرین خیال فرماتے ہونگے کہ سیدنا مسیح کی دوسری آمد کا کیوں اس قدر انتظار ہوتا ہے؟ اوراس کی کیا وجہ ہے کہ عیسائی اورمسلمان دونوں یکساں اس کی دوسرآمدی پر یقین رکھتے ہیں؟ ہم عرض کرتے ہیں کہ جس طرح باش کی آمد سے زمین سرسبز وشاداب ہوجاتی ہے ۔ ہر پودے میں نشوونما کی قوت پیدا ہوجاتی ہے ۔خشک اورمرُدہ زمین ایک طرح کی زندگی حاصل کرکے خطہ کلزار بن جاتی اوردنیا میں ایک عجیب راحت اطمینان اورسکون پیدا ہوکر گویایہ زمین بالکل دوسری زمین بن جاتی ہے اوراسی طرح سیدنا مسیح کی تشریف آوری سے روحانی مرُدوں میں زندگی پیدا ہوگی اوریہ پژمردہ اور خشک پودہ روحانی نموحاصل کرکے ازسرِ نوسرسبز شاداب ہوکر لہلہائیگا۔ زمین پر صلح اورسلامتی ہوگی ۔ اُس وقت نہ موت ہوگی اورنہ رنج اورنہ مصیبت ہوگی اورنہ تکلیف ۔ نہ لڑائی ہوگی اورنہ جھگڑے ۔ گویاکہ یہ زمین جو اس وقت دوزخ کا نمونہ بنی ہوئی ہے اُس وقت جنت کا طبقہ بن جائیگی۔ چنانچہ قرآن شریف میں سورہ ابراہیم کی ۴۸آیت میں لکھا ہے :

يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُواْ للّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

ترجمہ: یعنی مسیح کی دوسری آمد کے وقت یہ زمین دوسری زمین سے اورآسمان سے بدل جائینگے"۔ انجیل میں لکھا ہے کہ " پھر میں نے ایک نئے آسمان اورنئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اورپہلی زمین جاتی رہتی تھی"(مکاشفہ باب ۲۱آیت ۱)۔غرض کہ وہ عجب سرور اور خوشی کا دن ہوگا جس کا مفصل بیان ہمارے احاطہ قلم سے باہر ہے ۔

قرآن وانجیل کی ہمنوائی

یہ ایک لطف کی بات ہے کہ انجیل میں جتنے بیان سیدنا مسیح کی آمد کے متعلق لکھے ہوئے ہیں وہ سب کے سب لفظ بلفظ خود قرآن شریف اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک نہایت صحیح حدیث کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب سیدنا مسیح پھر آئینگے تو وہ کس طرح شیطان اور دجالِ لعین کومار کر واصل جہنم کردینگے اوردنیا کو عدل اوربرکت سے بھردینگے۔

حدیث کا بیان

حضرت نواس بن سمعان فرماتےہیں کہ رسول اللہ نے دجال کا ذکر فرمایا: کہ وہ ملک شام اورعراق کے راستہ سے آئے گا اوردائیں بائیں طرف فساد پھیلائیگا۔۔۔۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ زمین پر ٹھہرنے کا اُس کا کتنا زمانہ ہوگا آپ نےفرمایا چالیس دن ایک دن ایک برس کے برابراورایک دن ایک مہینے کے برابر اورایک دن ایک ہفتہ کےبرابر ہوگا۔ اورباقی دن تمہارے دنوں کے برابرہونگے۔ پھرہم نے عرض کیا یا رسول زمین پراس کے جلد چلنے کی کیا کیفیت ہوگی؟آپ نے فرمایا مینہ کی طرح ہوگی جبکہ اس کے ساتھ پیچھے سے ہوا آتی ہے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آکے اُنہیں اپنی طرف بلائے گا۔ وہ لوگ اس پر ایمان لائینگے ۔پھر وہ بادل کو حکم دیگا تو ان بادلوں سے زمین پر مینہ برسے گا اورزمین اناج اُگائیگی۔ پھر اُن کے مویشی جو صبح کو چرنے گئے تھے شام کے وقت اس طرح واپس آئینگے کہ اُن کی کوہانیں اُس سے زیادہ لمبی ہونگی جیسے کہ تھیں اوراُن کے تھن خوب بھرے ہوئے اورکوکیں خوب تنی ہوئی ہونگی ۔ پھر ایک اور قوم کے پاس جائے گا اورانہیں اپنی طرف بلائے گا۔ وہ لوگ اس کا قول رد کردینگے تو وہ اُن کے پاس سے پھر جائے گااوروہ لوگ قحط زدہ ہوجائینگے اوربالکل مفلس، پھر دجال ویرانہ میں جائے گا تو ویرانہ سے کہیگا اپنے خزانے نکال ڈال۔ چنانچہ تمام خزانے زمین سے نکل کر اس کے پیچھے ایسے چلینگے جیسے شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں چلتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان آدمی کو بلائیگا اوراسے تلوارمارکرایک تیر کی مسافت پر اس کے وہ ٹکڑے کرکے پھینک دیگا۔ پھر اسے پکاریگا وہ زندہ ہوکر اسکے

پاس جائے گا اوراس کا چہرہ چمکتا اوروہ ہنستا ہوگا۔ دجال اسی حال میں ہوگا کہ خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیگا اور وہ شرقی جانب کی طرف سے منارتہ البیضا (سفید گنبد) پر اترینگے ذرد رنگ کے وہ کپڑے پہنے ہوئے اپنے ہاتھ دوفرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہونگے۔ جس وقت اپنا سر جھکا ئینگے تو پسینہ ٹپکیگا اورجب سر اونچا کرینگے تو اس سے چاندی کے دانوں جیسے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکینگے ۔ جس کا فر کو سانس (تھسلنیکیوں ۲: ۸) کی ہوا ملیگی وہ ضرور مرجائے گا اورانکا دم وہاں تک پہنچیگا جہاں تک اُن کی نظر پہنچیگی۔ پھر حضرت عیسیٰ دجال کو ڈھونڈینگے اوراسے مقام لدہ کےدروازہ پرپاکراُسے مارڈالینگے۔پھر یا جوج ماجوج کو اللہ بخشیگا جو زمین پر بہت ہی بدی اور فساد برپا کرینگے ۔ حضرت عیسیٰ اپنے تمام ایمانداروں کو لے کر کوہ طور کی طرف جائینگے۔ ۔۔۔۔ پھر حضرت عیسیٰ دعا کرینگے تو خدا اُن کے گردوں میں کیڑے بھیج دے گا۔ پھر وہ سب مر جائینگے ۔پھر حضرت عیسیٰ کوہ طور سے اُترینگے۔ اورایک بالشت بھر زمین ایسی نہ پائینگے جسے ان کی چربی اوربدبو نے بھردیاہو۔ پھر حضرت عیسیٰ خدا سے التجا کرینگے تو خدا ایسے جانوربھیجدیگا جن کی گردنیں بختی اونٹ کی گردنوں کی طرح ہونگی وہ انہیں اٹھا کے جہاں خدا چاہیگا وہاں پھینک دینگے۔ ۔۔۔پھر خدا ایسا مینہ بھیج دیگا کہ زمین کو دھوکر آئینہ کی طرح صاف کردیگا۔ پھر زمین کو ارشاد ہوگا کہ اپنے پھل نکال اور مبارک ہو"(انتہی ملحض مشکوات باب علامات القیامتہ)

ناظرین اگرآپ حدیث بالا کو مکاشفات کی کتاب سے مقابلہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حدیث بالا کتاب مکاشفات کا ایک مختصر اقتباس ہے۔

قرآن شریف کا بیان:

اب ہم ذیل میں سیدنا مسیح کی دوسری آمد کی بابت قرآن شریف کے چند اقتباسات یوں پیش کرینگے کہ ایک کالم میں انجیل شریف کی اوراُس کے مقابل کےکالم میں قرآن شریف کی آیتیں ہونگی۔ انجیل کی آیات قرآن شریف کا لفظ بلفظ اورصحیح ترجمہ ہیں کیونکہ یہ وہ آیتیں ہیں جو انجیل

شریف سے ماخوذ ہیں لیکن اُن لوگوں کی تسلی کیلئے جو عربی نہیں جانتے ہیں ساتھ ہی ترجمہ بھی کرتے جائینگے۔

انجیل شریف

اورفوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائیں جائیں گی ۔ اوراس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔اوراس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اورابن آدم کو بڑی قدرت اورعظمت کے ساتھ آسمان کے بادلوں پرآتے دیکھیں گی۔ اوروہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اوروہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے ۔(متی ۲۴: ۲۹تا ۳۱)

قرآن شریف

إِذَا السَّمَاء انفَطَرَتْ وإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (سورہ انفطار)

جبکہ آسمان پھٹ جائے اورجبکہ ستارے جھڑ پڑیں اورجب دریاؤں کوبہادیا جائے(سورہ انفطار)

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُومُ (سورہ تکویر)۔

ترجمہ : جب آفتاب سیاہ ہوجائے اورتارے جھڑپڑیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن يَأْتِيَهُمُ اللّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلآئِكَةُ وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأمُورُ(سورہ بقرہ آیت ۲۱۰)۔

کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ خدابادلوں میں فرشتوں کے ساتھ آئے اورامور کا فیصلہ ہوجائے اورسب کام خدا کے حوالے ہیں ۔

وَجَاء رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا(سورہ فجر)

ترجمہ: تمہارا خدا آئےگا اور فرشتے صف بصف (اُس کےآگے آگے ہوں گے)۔

انجیل شریف

۲۔ اورجب اس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ بڑا بھونچال آیا اور سورج کمل کی مانند کالا اور چاند خون سوہوگیا۔۔۔ اورآسمان اس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب لپیٹنے سے سرک جاتا ہے ۔(مکاشفات ۷: ۲۔ ۱۴)۔

۳۔ پھرمیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اورپہلی زمین جاتی رہی

قرآن شریف

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: لوگو اپنے خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا بھونچال ایک بڑی مصیبت ہوگی (سورہ حج آیت ۱)

۳۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاء كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ

ترجمہ: ہم آسمان کو اس طرح

تھی (مکاشفات باب ۲۱آیت ۱)	لپٹینگے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتاہے۔(سورہ انبیاء آیت ۱۰۴) يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُواْ للّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ترجمہ: زمین دوسری زمین سے اوریہ آسمان دوسرے آسمان سے بدل جائینگے(سورہ ابراہم آیت ۴۸)
انجیل شریف	**قرآن شریف**
جب ابن آدم اپنی عظمت میں آئے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنی بزرگی کے تخت پر بیٹھے گا۔(۳۲) اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اوروہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے	صحیح مسلم کتاب البرواصلته والارب میں ابوہریرہ کی حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو: فرمایا رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کہیے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا مگر تونے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا تو

ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ (۳۹) ہم کب آپ کو بیمار دیکھ کر آپ کے پاس آئے؟ (۴۰) بادشاہ جواب میں ان سے فرمائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔(۴۱) پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اوراس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (۴۲) کیونکہ میں بھوکا تھا، تم نے مجھے کھانہ کھلایا،پیاسا تھا، تم نے مجھے پانی نہ پلایا ۔(۴۳) پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا ، ننگا تھا، تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا ، بیمار اور قید میں تھا ، تم نے میری خبر نہ لی، (۴۴) تب وہ بھی جواب میں	مالک ہے ؟ خدا فرمائے گا میرے ایک بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تونے اس کو نہیں پلایا اگر تو اس کو پانی پلادیتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا"۔

کہیں گے اے مولا !ہم نے کب آپ کو بھوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر آپ کی خدمت نہ کی ؟ (۴۵) اس وقت وہ ان سے فرمائے گا یہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا؟ (۴۶) اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر دیانتدار ہمیشہ کی زندگی ۔(متی ۲۵ : ۳۱تا ۴۶)	

پس اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ سیدنا مسیح کی دوسری آمد پر عیسائی اور مسلمان دونوں کا ایمان ہے اور دونوں کے نزدیک یہ مسلم ہے کہ اس وقت تک دنیا کو اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا جب تک سیدنا مسیح پھر تشریف نہ لائیں۔ اے کاشکے ہمارے مسلمان بھائی اس امر

کو محسوس کریں اور اس ہوشیار اوردیانت داری خادم کی طرح تیاررہیں کہ جس کے آقا نے سفر سے پھرآکراس کو مبارک باد اوربشارت دی اوریہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تکہ برادرانِ اسلام انجیل پر عمل نہ کریں اورسیدنا مسیح کو اپنا منجی تصورنہ کرلیں۔

مسیح کی دوسری آمد کی صورت

اب یہ امر قابلِ غور ہے کہ ہمارے منجئی سیدنا مسیح کس طرح اورکس حالت میں تشریف لائینگے ۔ اس کے متعلق انجیل میں یوں لکھا ہے کہ" یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھرآئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"(اعمال الرسل ۱: ۱۱)۔

آیت بالا سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس طرح سیدنا مسیح یہاں سے گئے تھے اُسی طرح واپس تشریف لائینگے ۔اب یہ بات کہ سیدنا مسیح کس طرح گئے تھے انجیل لوقا کے آخری باب کی آخری چارآیتیں ملاحظہ ہوں" پھرآپ انہیں بیت عنیا کے سامنے تک باہر لے گئے اوراپنے ہاتھ اٹھاکرانہیں برکت دی۔ جب آپ انہیں برکت دے رہے تھے تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہوگئے اورآسمان پر اٹھائے گئے اور صحابہ کرام آپ کو سجدہ کرکے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے اورہر وقت بیت اللہ میں حاضر ہوکر پروردگار کی حمد کیا کرتے تھے۔

پس ظاہر ہے کہ جب سیدنا مسیح تشریف لائینگے توبرکت دیتے ہوئے آئینگے اورکس قدرجائے مسرت اورمقامِ شادمانی ہے کہ ہماری یہ منحوس اورہلاکت ومصیبت زدہ دنیا جوہر طرف سے گناہ کی ظلمت اور کدورت سے گھری ہوئی ہے سیدنا مسیح کی آمد ثانی سے مبارك نورانی، روحانی اورمسرت بخش دنیا بن جائیگی اُس وقت ہم کہہ سکینگے کہ ہم مبارك دنیا کے رہنے والےہیں اسی مضمون کی طرف قرآن شریف نے یہ لطیف اشارہ کیا ہے:

إِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: جبکہ خدا نے کہا کہ اےعیسیٰ میں تجھ کومارنے والا ہوں اورتجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور کافروں سے پاك کرنے والاہوں اورتیرے پیروؤں کو قیامت کے دن تک کافروں پر غالب رکھنے والا ہوں یہ ایك عجیب آیت ہے جس میں صاف تحریر ہے کہ مسیحی قیامت تك کافروں پر غالب رہیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسی صریح آیت کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے مسلمان بھائی اس پر غور نہیں فرماتے ۔ اگرکسی مسلمان کو قرآن شریف پر ایمان تو اُس کواُس پربھی ایمان رکھنا ازروئے آیت مذکورفرض ہے۔

سلطان